تحفۂ نظامیہ

از حضرت مخدوم الانام شیخ الاسلام قاری
امیر نظام الملۃ والدین القادری الکاکوروی المعروف
بشیخ بہیکہ وشاہ بھکاری متوفی ۹۸۱ھ

مع ترجمہ

جناب مولوی محمد تقی حیدر صاحب علوی کاکوری

در مطبع سرکاری ریاست رامپور طبع شد
سنہ ۱۹۲۰ء

Checked
198

۲۸۸۷۹
الف ۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الموجود بوجودہ الشاہد المشہود بشہودہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ محمد الحامد المحمودہ والساجد المسجودہ وعلےٰ آلہ واصحابہ العابدین لمعبودہ **امّا بعد** بندۂ احقر نظام الدین حیدر المعروف بہ تقی حیدر غفرلہ العلی الاکبر ناظرین حقیقت شائقین معرفت سے عارض مدعا ہے کہ بعد از ترتیب رسالہ فیوض العارفین مین ایک روز کتب خانہ قدیمی خانقاہ عالم پناہ کاظمیہ مین ایک کتاب تلاش کر رہا تھا اُسی اثنا مین حسن اتفاق سے ایک مجموعہ مین مجکو یہ رسالہ مختصرہ فارسی ملا جسکے آخر مین یہ عبارت تھی کہ "تمام شد رسالہ ہذا مصنفہ حضرت مخدوم شاہ بہیکہ قدس سرہ العزیز بدست خاکپائے قلندران طفیل علی علوی منقول عنہ از دستخط حضرت مخدوم مزین بود" جسکو پڑھکر فرط مسرت سے مین باغ باغ ہوگیا اور مجکو اپنی خوش قسمتی پر یہ ناز ہوا کہ جس چیز کی تلاش حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہر کو عرصہ تک رہی وہ نعمت غیر مترقبہ مجکو گہر بیٹھے مل گئی اُسوقت حضرت مخدوم قدس سرہ کی کوئی تصنیف دستیاب نہوی الحمد للہ کہ مجکو اُسمین فی الجملہ کامیابی ہوی اس رسالہ کے حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصنیف ہونیکا مجکو ہرگز یقین نہوتا اگر وہ عبارت مندرجۂ صدر میری نظر سے نہ گذرتی کیونکہ

حضرت شیخ طفیل علی صاحب اوّل تو مرید و مسترشد خاص و مجاز باختصاص حضرت عارف باللہ
شاہ محمد کاظم قلندر کاکوروی کے تھے دوسرے حضرت مخدوم صاحب کی اولاد سے انکا سلسلۂ نسب حضرت
مخدوم صاحب تک آٹھ واسطوں سے پہنچتا ہے۔ یہ رسالہ اصل مین تین سوالونکا جواب ہے جو سائل نے
حضرت مخدوم صاحب سے کئے تھے یہ تو پتہ نہین چلتا کہ سائل کون شخص اور کس حیثیت کا تھا
مگر میرے خیال ناقص مین انہین کے کسی خلیفہ یا مسترشد مثلاً شمس الدین خان کو کہ یا مولانا عبدالرشید
ملتانی یا میر شرف الدین نگارپوری وغیرہ مین سے کسی نے کئے ہونگے علاوہ اس رسالہ کے حضرت مخدوم
صاحب کی تصنیف سے یہ کتابین ہین کتاب منہج اصول حدیث مین کتاب معارف علم تصوف مین
ترجمہ رسالہ لمعات قادری مصنفہ حضرت سید عبدالرزاق ابن حضرت غوث الثقلین قدس سرہما انہین
کتابونکی حضرت غوث ملت قدس سرہ کو بہت تلاش ہی اپنے ایک مکتوب مین بھی انہون نے
امیر عاشق علیخان صاحب در خلف الرشید حضرت شیخ طفیل علی مسبوق الذکر کو انکی جستجو کی تاکید فرمائی تھی
باین الفاظ۔ لہٰذا بہر حال تلاش چند کتب ضروریست یکی شرح لمعات مصنفہ سید عبدالرزاق
کہ جد حضرت مخدوم نوشتہ اند دیگر شرح عوالم جنیدی کہ میر ابراہیم نوشتہ اند دیگر منہج تصنیف
حضرت مخدوم دیگر معارف تصنیف حضرت مخدوم قدس سرہٗ باقی دیگر آنچہ در فہرست سابق
نوشتہ بودم یاد باشد و تلاش باید غالب کہ بہم رسد انتہی۔ مگر افسوس کہ دست برد زمانہ سے
اِن کتابونمین سے کسیکا بھی پتہ نہین یہ رسالہ جس پایہ کا ہے اُسکی بابت میرا کچھ کہنا یا لکھنا
چھوٹا منہ بڑی بات ہے اسکے مضامین سے خود ہی ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم نے کیسے کیسے جواہر آبدار
حقائق و معارف کے طالبین حق کو عطا فرمائے ہین جنکی قدر و قیمت کا اندازہ بھی کچھ مبصرین

جواہر معارف ہی کر سکتی ہین ؎ بسوگند گفتن کہ زر مغربی است ٭ چہ حاجت محک خود بگوید
کہ چیست۔ کئی مرتبہ اسکو عین غور و تامل سے پڑھا اور اب یہ ارادہ کیا کہ اسکو بجنسہٖ چھپوادون
مگر پھر اس امر پر نظر کر کے کہ فی زمانا جو بیگانگت زبان فارسی سی بالعموم ہو رہی ہی وہ اس
عام طور پر استفادہ کی جانب مین حارج ہوگی۔ مناسب معلوم ہوا کہ اصل رسالہ مع ترجمہ کے
شائع کیا جائے امید ہی کہ ذی فہم طالبین کو خاص طور پر اس سے فوائد حاصل ہونگے اور اُنسی مین
دعای خیر کا مستدعی ہون خدا میری اس ناچیز خدمت کو مقبول کری اور روح اقدس حضرت
مخدوم قدس سرہٗ کی اسکی اشاعت سے مسرور اور میری حال زار پر توجہ فرما ہو۔ چونکہ اصل
نسخہ مین اس رسالہ کا کوئی نام تحریر نہ تھا لہذا مین حضرت مخدوم کی اسم گرامی کی مناسبت سے
اسکا نام **تحفہ نظامیہ** قرار دیتا ہون اور قبل اسکی کہ مین ترجمہ اصل رسالہ شروع کرون
اولاً حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا مختصر حال لکھدینا مناسب سمجھتا ہون۔

ذکر حضرت قدسی منزلت ترجمان صحیفہ تصوف باغبان حدیقہ تعرف شامل تنزیہ و تشبیہ عامل تشبیہ و تنزیہ صدر نشین ایوان صدق و یقین جناب مخدوم قاری نظام الملۃ والدین القادری الکاکوی المعروف بہ شیخ بھیکہ و شاہ بھکاری قدس سرہٗ و روحہ

اسم مبارک آپکا نظام الدین عرف شیخ بھکاری اور فرامین شاہی مین شیخ بھیکہ ہی۔
آپ علوی نسب قادری مشرب حنفی مذہب تھے سلسلہ نسب آپکا اکیس واسطہ سی جناب امیر
کرم اللہ وجہہ کو پہنچتا ہی ولادت با سعادت آپکی سن ۸۹۰ آٹھ سو نوی ہجری مین ہوئی آپ
حافظ کلام اللہ و قاری ہفت قرأت اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ اوائل کتب درسیہ

اپنے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین سے اور اوساط اور اواخر مولانا ضیاء الدین
محدث مدنی و قاضی عبد اللطیف ہراتی سے تمام کی۔ بیعت آپکو حضرت امیر ابراہیم ایرجی سے تھی
علوم ظاہر و باطن آپنے بظاہر پانچ بزرگوں سے حاصل کی اور دو سے اویسی فیضیاب ہوے
اسطرح بواسطہ رجال سبعہ کاملین آپکی تکمیل ہوئی۔ رویائے صادقہ مین آپسے حضرت
سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ تمہاری تکمیل سات کاملین سے
ہوگی وہ سات یہ ہین اول آپکے والد ماجد جنسے آپنے علوم درسیہ و اذکار و اعمال حاصل کئے
دوم مولانا ضیاء الدین محدث مدنی سوم حضرت حاجی عبد اللطیف ہراتی چہارم پیر بیعت
ارشاد حضرت سید ابراہیم بن سید معین الدین ایرجی پنجم حضرت حافظ سید ابراہیم بغدادی
نبیرہ و صاحب سجادہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ششم حضرت محبوب سبحانی سیدنا
محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہفتم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
نیز آپ حضرت سید عبد الرحیم مجذوب قدس سرہ سے بہی فیضیاب تھے۔ آپکی ذات عالی
نہایت ہی جامع کمالات تہی۔ آپ علماء و اولیاء عہد اکبری مین نہایت سر آوردہ
و ممتاز تھے آپکے حالات و فضائل اکثر حضرات نے اپنی کتابوں مین لکھے ہین ملا عبد القادر بدایونی
نے منتخب التواریخ مین سیف الدین ابن ہاشم انوری نے وفیات الاولیا مین محمد اعظم
بن شمس الدین خان کوکہ نے تاریخ اعظمی مین ملا عبد الرشید ملتانی نے زاد الآخرت مین
ملا وجیہ الدین اشرف نے بحر ذخار مین ملا عبد الباسط ایتھوی نے بسط باسطی مین
مولوی عبد الشکور نے تحفۃ الفضلا فی تراجم الکملا مین۔ اور ان سب سے مفصل آپکی

حیات طیبہ کے کل ضروری حالات واہم واقعات حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر علوی قدس سرہ نے کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری مین تحریر فرمائے ہین۔ لہذا مین بنظر اختصار اطناب فضول سمجھتا ہون۔ وفات آپکی بقول اصح آٹھہ ذیقعدہ سن نوسو اکاسی ہجری مین بعمر بانوے سال ہوی۔ ۹۸۱ھ

قطعہ تاریخ وفات آنحضرت از جناب مولوی شریف الدین کاکوروی سلمہ

چون نظام الدین قاری شیخ نیک	سوے جنت اسپ ہمت تافتہ
ہشتمین ذیقعدہ بود و سال او	در سن ہجری چنین دریافتہ
آمدہ اعداد کامل سال او	نہصد و ہشتاد و یک بشتافتہ

خلفا آپکے یہ حضرات ہوئے۔ حضرت ملا عبد الکریم نبیرۂ آنحضرت۔ ملا عبد الرشید ملتانی مصنف زاد الآخرت ملفوظ آنحضرت و اُستاد حضرت مجدد الف ثانی سرہندی۔ میر شرف الدین شکارپوری۔ شیخ محمد خورجوی۔ شیخ بدیع الدین مانکپوری۔ مولانا نصیر الدین سنبھلی۔ حافظ محب اللہ خیرآبادی مرزا شمس الدین محمد خان کوکہ۔

مزار مبارک آپکا قصبہ کاکوری محلہ جھنجری روضہ مین اپنے والد ماجد کے مزار کے متصل خطیرہ مین واقع ہی۔ یزار و یتبرک بہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق آدم علی صورتہ وجعل
معرفتہ بمعرفۃ نفسہ کما قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ
اجمعین واللہ جعل رویۃ نفسہ رویۃ
ربہ کما قال من رانی فقد رای الحق
آن برادر سہ سوال نبشتہ بودند اول آنکہ چون مرید
بدستگیری پیر در مقام معرفت برسد خارج ذات
خود چیزی بیند یا ہمہ در ذات خود دوم آنکہ لفظ
تمثل در بعضے نسخہ سلوک نبشتہ اند چہ معنی است
سیوم آنکہ عاشق با معشوق چون اتصال
یابد بصورت مرد اتصال یابد یا بصورت
نسا اکنون از ہر سوالے برحسب املا وقت
جوابے فقیرانہ باید شنید واللہ اعلم بالصواب
وبہ التوفیق والاتمام اعوذ باللہ من الذلل
والخلل جواب از سوال اول آنست طائفہ

سب تعریفیں اُس خدا کے لیے ہیں جسنے
آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُسکی معرفت کو
اپنی نفس کی معرفت کا ذریعہ کیا جیسا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے
رب کو پہچانا اور درود اُسکے پیغمبر محمد صلعم اور اُنکی
اولاد پر جنکی دید کو اللہ نے دید حق قرار دیا ہے جیسا
ارشاد ہے کہ جسنے مجکو دیکھا حق کو دیکھا۔ بھائی تمنے
تین سوال لکھے تھے اول یہ کہ جب مرید بمدد مرشد مقام
معرفت پر پہنچتا ہے تو اپنی ذات سے خارج کوئی چیز
دیکھتا ہے یا سب اپنی ذات میں دوسرے یہ لفظ تمثل جسکا
بعض کتب سلوک میں ذکر ہے اُسکے کیا معنی ہیں تیسرے
یہ کہ عاشق کو جب معشوق سے اتصال ہوتا ہے تو بصورت مرد
یا بصورت عورت ہر سوال کا جواب فقیرانہ حسب املائے وقت
سُننا چاہیے خدا ہی بہتر جانتا اور توفیق دیتا
اور تمام کراتا ہے اور اُسی سے میں لغزشوں اور خللوں سے
پناہ مانگتا ہوں جواب سوال اول یہ ہے کہ طائفہ

اہلِ سلوک میگویند کہ خداوند تعالیٰ را صورت نیست
و شکل نیست زمان نیست و مکان نیست برتر از دانست کہ
در نظرِ ما درآید و معرفت بدو راہ نیست و از حقیقت
او ہیچکس آگاہ نیست اما چون خداوند تعالیٰ خواہد کہ
با جمال و با کمال خود را بنماید بردارد بنماید از ردائے کبریا
صورتِ بشر اگر خواہد کہ بر دوستانِ خود تجلی خاص
کند تجلی بصورتِ انسان کند کہ این تجلی خاص است
گر تجلی خاص خواہی صورتِ انسان بہ بین
ذاتِ حق را آشکارا اندرو خندان بہ بین
بصورت بشرم ہان و ہان غلط نکنی چو کہ عقل
سخت ضعیف است و عشق سخت غیور پس چون مرید
بدستگیری پیر در مقامِ معرفت رسید و معنیِ بشریت
و انسانیت حل گردید بتحقیق در ذاتِ خود مقصود
خود بیند و یابد بعد دیدن معرفت او حاصل کند
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ حاکی
این مقام است چون این ذوق حاصل شود
انا الحق خودی خود از زبان سراً و علانیۃً آشکار گردد

اہلِ سلوک کے نزدیک خداوند تعالیٰ کی نہ
صورت ہے نہ شکل نہ زمان ہے نہ مکان وہ
اس سے بزرگ ہے کہ ہمین نظر آسکے اُسکی معرفت
ذات کی کوئی راہ نہین اور نہ اُسکی حقیقت سے
کوئی آگاہ ہے لیکن جب وہ اپنے جمال و کمال
کے ساتھ اپنا جلوہ دکھانا چاہتا ہے تو ردائے
کبریائی کے پردہ سے صورتِ انسانی مین دکھاتا ہے
جب اپنے دوستو نپر تجلی خاص کرنا چاہتا ہے
تو صورتِ انسانی مین تجلی فرماتا ہے کہ یہی تجلی
خاص ہے۔
پس جب مرید بمدد مرشد مقام
معرفت پر پہنچ جاتا ہے اور معنی بشریت
و انسانیت حل ہو جاتے ہین تو وہ اپنی ہی
ذات مین اپنا مقصود پاتا اور دیکھتا ہے پھر
اُسکی معرفت حاصل کرتا ہے من عرف الخ اسی
مقام سے خبر دیتا ہے جب یہ ذوق اسے حاصل ہو جاتا ہے
تو خود بخود انا الحق اُسکی زبانپر سراً و جہراً جاری ہو جاتا ہے

اہلِ سلوک میگویند اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ راہِ
دل ہست پس ہر کہ براہِ دل خدائی را بجوید شتاب
آسان آسان یابد قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ
و این یافت بعد از ریاضتِ بسیار و ذکرِ بیشمار حاصل شود
ولکل شیٔ صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ
؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار
زنگار خوردہ کی بنماید جمالِ دوست پس دیدن و
یافتن ہمہ در ذاتِ خود است نہ در خارجِ ذات
قال اللہ تعالیٰ و فی انفسکم افلا تبصرون
اہلِ سلوک میگویند کہ عالم بر چہار نوع ہست عالمِ ناسوت
و عالمِ جبروت و عالمِ ملکوت و عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت را
عالمِ ظاہر میگویند و عالمِ ملکوت باطن آن عالمِ ظاہر را
میگویند و جبروت باطن عالمِ ملکوت را میگویند و عالمِ
لاہوت باطن باطن باطن عالمِ ناسوت است و عالمِ ملکوت
باطن عالمِ ناسوت است پس ہیچ از عالمِ جبروت نیست
کہ در عالمِ لاہوت با وی نیست و ہیچ از عالمِ ملکوت
نیست کہ عالمِ جبروت با وی نیست و ہیچ از عالمِ ناسوت

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ قریب ترین راستہ
حق کیطرف دلکا راستہ ہی لہذا جو شخص دلسے
خدا کو طلب کرے تو بہت جلد اور آسانی
سے پائے قلبِ مومن عرشِ الٰہی ہی اور
یہ یافت بہت ریاضت اور بیشمار ذکر کے
بعد حاصل ہوتی ہی۔ ہر چیز کی صاف کرنیوالی
ایک چیز ہوتی ہی اور قلب کی صاف کرنیوالی
چیز ذکر حق ہی پس دیدار و یافت سب
اپنی ذات مین ہی نہ خارج از ذات حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ وہ تمہارے انفس مین ہی کیون اُسکو نہین دیکھتے
اہلِ سلوک کہتے ہین کہ عالم چار قسم پر ہی عالمِ ناسوت
عالمِ ملکوت عالمِ جبروت عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت کو
عالمِ ظاہر کہتے ہین اور عالمِ ملکوت اُس عالمِ ظاہر کے
باطن کو اور عالمِ جبروت باطن عالمِ ملکوت کو اور عالمِ لاہوت
باطن عالمِ جبروت کو پس کوئی چیز عالمِ جبروت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ لاہوت نہو اور کوئی چیز عالمِ ملکوت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ جبروت نہو اور کوئی چیز عالمِ ناسوت کی

نیست کہ عالم ملکوت با وی نیست پس ہر کجا کہ ناسوت است
این ہر سہ عالم است مرید چون بدستگیری پیر در منزل
معرفت برسد این در خود مطالعہ کند و گم گردد
خوش گفت آنکہ گفت ؎ لاہوت جبروت بین
جبروت در ملکوت بین ؛ ہر سہ در ین ناسوت بین گر
عاقلی گم شو درین ـ پیر مرید را دیدن و یافتن
بالحقیقہ در ذات خود نہ خارج ذات ـ اہل سلوک
میگویند عالم بر دو نوع است عالم کبیر و عالم صغیر
و عالم صغیر انسان را میگویند و الانسان انموذج
ہر چہ در عالم کبیر است در انسان آن ہمہ موجود است
چون مرید کہ از انسان ہست معنی انسان فہم کند
آنچہ در عالم کبیر ہست ہمہ در ذات خود موجود و مہیا
یابد پس معرفت در ذات خود حاصل کند نہ در
خارج ذات و مرید اگر ہمین معنی در انسان دیگر مطالعہ
کند و باز در خود مطالعہ کند کہ از روی انسانیت ہر دو
یکی است پس مطالعہ این در ذات مطالعہ ذات خود است نہ در خارج ذات
خود و لہذا این طائفہ میگویند کہ غیر حق در جہان

ایسی نہین جسکے ساتھ عالم ملکوت نہو تو جہان
کہین ناسوت ہے یہ تینون عوالم بھی ہین مرید
جب بمدد مرشد منزل معرفت پر پہنچتا ہی
تو یہ سب اپنی مین دیکھتا اور گم ہوجاتا ہی پیر اور
مرید کو دید و یافت حقیقتاً اپنی ذات مین
ہوتی ہی نہ خارج ذات ـ
اہل سلوک کہتی ہین کہ عالم دو قسم پر ہے
عالم کبیر و عالم صغیر ـ عالم صغیر انسان کو
کہتے ہین اور انسان ایک نمونہ ہی کہ جو کچھ
عالم کبیر مین ہی وہ سب انسان مین موجود ہی
جب مرید یعنی انسان معنی انسانیت سمجھتا ہی
تو جو کچھ عالم کبیر مین ہی وہ سب اپنی ذات مین
موجود پاتا ہی اور اپنی ذات سے معرفت حاصل کرتا ہی
نہ خارج از ذات وہ مرید اگر یہ معنی دوسرے مین دیکھی اور
اپنی ذات مین مطالعہ کرے کہ از روی انسانیت دونون
ایک ہین پس تو مطالعہ اسکی ذات کا عین اپنی ذات مین مطالعہ ہی
نہ خارج از ذات خود اسلئے یہ لوگ کہتے ہین غیر حق عالم مین

اصلا متصور نیست و آنکه غیر حق میگویند غیر اعتباریست
نه غیر حقیقی و این معتبر نیست - اہل سلوک میگویند کہ
خداوند تعالی چون خواست که خود را با صفات چنانچه
هست آشکارا کند آئینه مصطفی پیدا آورد و آن صورت
آدم است بعده در وے تجلی فرمود کما قال النبی
صلعم ان اللہ تعالی خلق آدم علی صورته
فتجلی فیه ؎ آن بادشاه اعظم در بسته بود محکم :
پوشید دلق آدم ناگاه بردر آمد پس مرید صادق چون
بدستگیری پیر در مقام معرفت برسد ذات او را با جمیع
صفات در ذات خود مطالعه کند و این رباعی
مونس وقت گردد رباعی ای نسخه نامه الٰہی که توئی
وی آئینه جمال شاہی که توئی : بیرون ز تو نیست
هرچه در عالم هست : از خود بطلب هرانچه خواهی
که توئی - اہل سلوک میگویند که خدا را از خدا
مخواه بلکه از خود خدا را بخواه که یافت خود یافت
اوست و یافت او یافت خود است ؎ روزان بتو
بودم و نمیدانستم : شب با تو غنودم و نمیدانستم

بالکل خیال ہی نہین کیا جا سکتا یہ جو غیر حق
کہا جاتا ہے یہ غیریت اعتباری ہے حقیقی اور یہ
معتبر نہین - اہل سلوک کہتے ہین کہ خداوند
تعالے نے جب اپنی ذات صفات کے ساتھ جیسی کہ ہے
ظاہر کرنا چاہی تو آئینہ مصطفوی بنایا اور
وہ صورت آدمی ہے پھر اسمین تجلی کی جیسا کہ
ارشاد نبوی صلعم ہے کہ اللہ تعالے نے آدم کو
اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسمین تجلی کی -
پس مرید صادق جب بمدد مرشد مقام
معرفت مین پہنچتا ہے تو اسکی ذات کو مع کل
صفات کے اپنی ذات مین دیکھتا ہے اور یہ
رباعی اسکی مونس حال ہوتی ہے کہ ای نسخہ
نامہ الٰہی الخ
اہل سلوک کہتے ہین کہ خدا کو خدا سے نہ مانگ بلکہ
اپنے سے خدا کو مانگ کہ اپنی یافت
اسکی یافت اور اسکی یافت اپنی
یافت ہے -

ظن برده بُدم بخود که من بودم ؛ من جمله تو بودم
ونمی دانستم ۔ وبعضی ازین طائفه میگویند که خود از خدای
بخواه و خداوند را از خود که یافت خود یافت اوست
و یافت او یافت خود است اذا ابصرته ابصرتنا
واذا ابصرتنا ابصرته ؎ من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی ؛ تا کس نگوید بعد ازین
من دیگرم تو دیگری پس دیدن و یافتن ذاتِ خود است
نه در خارجِ ذاتِ خود ۔ چون معرفت بکمال برسد ذاتِ خود
و خارج برای یافتِ مقصود برابر شود ؎ رو دیده بدست آر
که هر ذرهٔ خاک ؛ جامیست جهان نما چو در وی نگری
واز سوال دوم باید شنید که چار لفظ در کتب اهل سلوک
آمده است مثل و مثال و تمثیل و تمثل ۔ مثل را کسی قائل نیست
که لیس کمثله شیٔ کاف زائده است که لیس مثله شیٔ
اما اطلاق لفظ مثال و تمثل و تمثیل نزد اهلِ حقیقت بر حق
سبحانه روا است و آنرا معنی گویند اما مقصود ما از لفظ
تمثل است و کثیر الوقوع است و معانیها لطیف در وی
متضمن است ۔ این طائفه میگویند که بنا بر این جهان

بعض یہ کہتے ہین کہ خود کو خدا سے
اور خدا کو خود سے طلب کر کہ اپنی یافت
اُسکی یافت اور اُسکی یافت اپنی یافت ہے
جب ہمنے اُسکو دیکھا تو اپنے کو دیکھا
اور جب اپنے کو دیکھا تو اُسکو دیکھا
لہذا دید و یافت اپنی ذات مین ہی
نہ خارج اپنی ذات سے بحالت حصول
معرفت تامہ اپنی ذات اور خارج از
ذات یافت مقصود کے لئے برابر
ہوتی ہی ۔

جواب سوال دوم یہ ہی کہ چار لفظین
کتبِ اہلِ سلوک مین آئی ہین مثل و مثال
و تمثیل و تمثل مثل کا کوئی قائل نہین ہی لیس کمثلہ شی مین کاف
زائد ہی یعنی خدا کی مثل کوئی چیز نہین ہی لیکن الفاظ
مثال و تمثیل و تمثل کا اطلاق اہل حقیقت کے نزدیک
حق سبحانہ پر جائز ہی اور اُسکے وہ معانی ہی بیان کرتے ہین
لیکن ہمارا مقصود لفظِ تمثل سی ہی جو کثیر الوقوع ہی اور
لطیف معانی کو متضمن ہی یہ لوگ کہتے ہین کہ اس عالم

وآن جهان بر تمثل است مطلع شدن بر تمثل نه اندک
کاریست بلکه معظم اسراریست فتمثل لها بشرا سویا
همه ازین تمثل است و رایت ربی لیلة المعراج
علی صورة شاب امرد قطط و رایت
ربی لیلة المعراج فی احسن صورة فوضع
کفیه علی کتفی فوجدت بردهما فی صدری
بیان این تمثل است و آنکه پیغمبر علیه السلام گفت
ایاکم والنظر الی الامارد فان لهم لونا
کلون الله تعالی نشان این تمثل است و ان
فی الجنة سوقا یباع فیها الصور شاهد
این معنی است و رایت ربی علی صورة امی
همه حاکی است ـ اهل سلوک میگویند که خداوند تعالی
چون خواست که از عالم کنت کنزا مخفیا خود را
گرداند وروی معشوقی در برکشد غیرت معشوقی در کار شد
که عاشق بجز او دوست ندارد و هیچ جا بغیری محتاج
نشود لاجرم بصورت جملهٔ اشیا متمثل گشت تا عاشق او را
دوست دارد و بهر چه رو آرد او باشد پس ای برادران

اور اس عالم کی بنیاد تمثل پر ہی اور تمثل پر مطلع ہونا کوئی
معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑا کام ہے فتمثل لها بشرا سویا
اسی تمثل سے ہے اور رایت ربی لیلة المعراج علی
صورة شاب امرد قطط و رایت ربی لیلة المعراج
فی احسن صورة فوضع کفیه علی کتفی فوجدت
بردهما فی صدری اسی تمثل کا بیان ہے اور
رسول اللہ صلعم کا ارشاد کہ ایاکم والنظر الی
الامارد فان لهم لونا کلون اللہ اسی
تمثل کا نشان ہے اور ان فی الجنة سوقا
یباع فیها الصور اسی معنی پر گواہ ہے اور
رایت ربی علی صورة امی بھی اسی کی خبر دیتا ہے
اہل سلوک کہتے ہیں کہ خداوند تعالی نے جب چاہا
کہ عالم کنت کنزا مخفیا سے ظاہر ہو کر اپنا
معشوقی پہنے تو غیرت معشوقی نے یہ نہ چاہا کہ
اسکا عاشق بجز اسکے اور کسی کو دوست رکھے یا کسی جا میں
کسی غیر کا محتاج ہو لہذا بصورت کل اشیا متمثل ہوا تاکہ
عاشق اسکو دوست رکھے اور جسطرف متوجہ ہو وہی ہو

اینهمه که در دنیا و آخرت دیده میشود همه عالم تمثیل است
اما دیدن و مطلع شدن بر سر آلهی و برخورداری یافتن
ازین معانی کار هر کس نیست و هر کس لایق نبود هرچند بینی
یار هست اغیار نیست غیر او جز وهم و جز پندار نیست
از جمال او همه محکم جلوه هاست لیک هر کس لایق دیدار نیست
خداوند تعالی ما را و جمله برادران را مخصوص آن برادر
را برخورداری ازین عالم تمثل بدهد آمین یا رب العالمین
وازسوال سوم باید شنید اهل سلوک میگویند
نظر الی ذات الهیه صنعت کردن بصورت مرد
و نسا از غیر روا نیست اما چون خواهد که عاشق را
وصال دهد گاهی بصورت مرد وصال دهد گاه
بصورت نسا گاهی بصورت رجال جمال دهد
و گاه بصورت بتان ولیکن اگر بصورت مرد و
امرد وصال دهد اولی باشد که این تجلی خاص است
بر عاشقان خاص و اگر بصورت نسا غیر محرم وصال
دهد و بعد وصال اول ثانی دهد اولی اولی
باشد زیرا که این تجلی اخص خواص است و عاشقان

کونین میں نظر آتا ہے سب عالم تمثیل ہے
لیکن سر آلہی پر مطلع ہونا اور اس سے
فائدہ اٹھانا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ اور
نہ ہر شخص اسکے لایق ہے۔
خداوند تعالے ہم اور سب
بھائیوں کو خصوصاً تمکو اس عالم تمثیل سے
برخورداری نصیب کرے آمین
جواب سوال سوم یہ ہے۔ اہل سلوک کہتے ہیں
کہ بنظر ذات آلہی اسکو متصف بصورت
مرد یا عورت کرنا جائز نہیں لیکن جب وہ
عاشق کو واصل کرنا چاہتا ہے تو کبھی بصورت امرد وصل کرتا ہے
اور کبھی بشکل عورت کبھی بصورت مرد جلوہ نما ہوتا ہے
کبھی بصورت بت لیکن اگر بصورت عورت
وصال نصیب کرے اور بعد وصال اول
وصال ثانی بھی دے تو پہلا وصال
اولے ہے اس لئے کہ یہ تجلی اخص الخواص
عاشقان

اخص ست در وصال این تجلی فیها لذة در لذت
است و ذوق در ذوق است بر زبان بزرگے
کامل و مردے واصل این فقیر حقیر شنیده است که
پیغمبر علیه السلام لی مع الله وقت لا یسعنی
فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل عبارت
از خلوت بی بی عائشه گفته است اہل سلوک
میگویند چون عاشق بکمال برسد خود را عین
معشوق می یابد آن هنگام از وے بروصال و فراق
او مخلصی میشود و بزبان حال این میگوید ؎
معشوق و عشق و عاشق هر سه یکیست اینجا چون
وصل در نه گنجد هجران چه کار دارد - این زمان
از طلب وصال یافتن بصورت مرد یا بصورت
نسا نباشد و تا ازین بند خلاص نیافته باشد
در تنزل بود - اہل سلوک میگویند چون بر حکم
انا من نور الله والخلق کلهم
من نوری جمله یک نور ست - هر اشیا
هر صورتے و شکلے درین جهان و ذرات جهان

اخص کے لئے ہی اس وصال مین متجلی فیہا مین
لذت در لذت و ذوق در ذوق ہی یعنی ایک
بزرگ کامل و فقیر واصل کی زبان سے سنا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلعم کی مراد لی
مع اللہ الخ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے
خلوت ہی - اہل سلوک کہتے ہین کہ جب عشق
انتہا پر پہنچ جاتا ہی تو عاشق اپنے آپ کو
عین معشوق پاتا ہی اسوقت اسکو وصال و
فراق سے نجات ملجاتی ہی اور وہ بزبان
حال کہنے لگتا ہی ؎ معشوق و عشق و
عاشق الخ اسوقت طلب وصال مین یافت
بصورت مرد یا بصورت عورت نہین
ہوتی ہی - اور جو شخص اس قید سے نجات پاتا ہو
وہ تنزل مین ہی - اہل سلوک کہتے ہین کہ بر حکم
انا من نور اللہ والخلق کلہم من نوری
سب ایک نور ہی اور ہر چیز ہر صورت
ہر شکل سے اس عالم کی اور ذرہ ذرہ عالم کا اسے

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک وقت ہی جسمین کسی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کی گنجائش نہین

مین خدا کے نور سے ہون اور تمام مخلوق میرے نور سے

مالامال است اما ذوق و لذت این کسی یابد که در نمک زار فنا نمک شده باشد اکنون یک غزلی باید خواند و تمتع ازو با وصل تمام باید گرفت از جمع الجمع در تفرقه باید شد و از تفرقه در جمع الجمع باید رفت و از مجمل در مفصل و از مفصل در مجمل متوطن باید گشت نهایت سلوک سالک تا اینجاست پیش ره نیست همه دران مجمل و مفصل جان داده اند

مالا مال ہے لیکن اسکا ذوق اور اسکی لذت وہی شخص پاتا ہے جو نمک زار فنا میں فنا ہو گیا ہے اب ایک غزل پڑھکر اس سے پوری وصال کا فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور جمع الجمع سے تفرقہ میں اور تفرقہ سے جمع الجمع میں جانا چاہئے اور مجمل سے مفصل اور مفصل سے مجمل میں متوطن ہونا چاہئے سالک کے سلوک کی نہایت یہانتک ہے اس سے آگے راہ نہیں ہے سب نے اسی مجمل اور مفصل میں جان دی ہے

بیت

ای ز نورت آفرینش شد مسعود در جهان ‌ ‌ ‌ عقل حیران زین تعجب فهم ابتر در جهان
هر چه اندر عالم است از ذره های کائنات ‌ ‌ ‌ از نقاب روی تو هر یک منور در جهان
آفتاب است هر ضیا اندر زمین آسمان ‌ ‌ ‌ یا ستاره نور تو قرص مدور در جهان
گه هلالی میشود این نور اندر طلوع ‌ ‌ ‌ گه بغیرت در سفر شد بدر انور در جهان
گاه گردی صبح صادق گاه گردی وقت شام ‌ ‌ ‌ گه شب تاریک گردی گه مقمر در جهان
گاه گردی چرخ گردان گاه گردی وقت شام ‌ ‌ ‌ گاه گردی روز روشن گه معنبر در جهان
گه نمائی آسمان گون گه نمائی تیره گون ‌ ‌ ‌ گه نمائی نیلگونش گه معصفر در جهان
گاه خانه گاه مهمان گاه صحرا گاه کوه ‌ ‌ ‌ گاه دهقان گاه مصری گاه شهر در جهان
گه زمین گه آسمان گه درمیان این و آن ‌ ‌ ‌ گاه تخم و گاه شجر و گه مشجر در جهان
گاه بری گاه بحری گاه هستی بین بینا ‌ ‌ ‌ گاه گوهر گاه دریا بحر خضر در جهان

گه خلایق گه ملایک گاه عقل و گاه فهم | گاه روحی گه بشر از جمله برتر در جهان
گاه آدم گاه حوا گاه شیطان گاه دیو | گاه گریان گاه شادان گاه غمخور در جهان
گه محمد گه عمر رض هم گاه عثمان گه علی رض | گه نمائی همچو آن صدیقِ اکبر در جهان
از مفصل در گذر بر یک سخن کوتاه کن | هرچه بینی در دو عالم اوست اظهر در جهان

اهلِ سلوک میگویند چون این معنی بکمال برسد فرق میانِ ذات خود و خارج ذات خود مرتفع شود زیراکه تفرقه جمع شد و جمع تفرقه و لا اله الا الله و الا الله لا اله فی هذا سرٌ غامض لا یجوز کشفه فهم من فهم والسلام ۵

خداوند تعالےٰ ما را و جمیع طالبان را ازین اسرار بهره وری بدهد آمین یا رب العالمین

تمت تمام شد رساله تصنیف حضرت مخدومنا حضرتِ شاه بهیکه قدس الله سره العزیز بیدِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی منقول عنه این بدستخط حضرتِ مخدوم مزین بود

اہلِ سلوک کہتے ہیں کہ جب یہ معنی کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو اپنی ذات اور خارج از ذات کا فرق اُٹھ جاتا ہے اس لئے تفرقہ جمع اور جمع تفرقہ ہو جاتا ہے جیسے لا اله الا الله و الا الله لا اله اسمیں ایک باریک راز ہے جسکا اظہار جائز نہیں جنے سمجھا اُسنے سمجھا خدا ہمکو اور کل طالبین کو اِن اسرار سے فائدہ دے

تمام ہوا رسالہ مصنفہ حضرت مخدومنا حضرت شاہ بھیکہ قدس سرہ العزیز بدستِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی منقول عنہ حضرتِ مخدوم قدس سرہ کی دستخط سے مزین تھا

[illegible]